

مسیح کی زندگی میں شراکت  
 نمبر 3401  
 ایک خطبہ  
 شائع شدہ جمعرات، 9 اپریل 1914 کو  
 مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
 مقام: میٹروپولیٹن ٹیبر نیکل، نیونگٹن  
 بروز خداوند، شام کا اجتماع، یکم دسمبر 1867 کو

اب تھوڑی دیر ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی، مگر تم مجھے دیکھو گے، کیونکہ میں زندہ ہوں اس لئے ”  
 ”تم بھی زندہ رہو گے۔“  
 یوحنا 19:14

یہ نشان تھا، اور آج بھی ہے، سچے ایماندار کا، کہ وہ یسوع کو دیکھتا ہے۔ جب یسوع آدمیوں کے درمیان زمین پر تھا، دنیا نے اُسے ایک حد تک دیکھا، مگر درحقیقت وہ اُسے بالکل نہ دیکھ سکی۔ دنیا کی آنکھ نے مسیح کے ظاہری بدن کو تو دیکھا، مگر حقیقی مسیح کو گنہگار کی آنکھ نہ پہچان سکی۔ وہ اُس کے کمالات سیرت اور لطیف فضائل کو نہ جان سکے، وہ دلکش جلال جو حقیقی روحانی مسیح میں مضمحل تھا اُن کی نظر سے اوجھل رہا۔ وہ صرف چھلکا دیکھ سکے، مغز نہیں؛ سونے کے ٹلے کا کوارٹر دیکھ سکے، مگر وہ خالص سونا نہ پہچان سکے جو اُس میں پوشیدہ تھا۔ وہ فقط ظاہری انسان کو دیکھ سکے، مگر حقیقی، روحانی مسیح کو نہ دیکھ سکے۔

لیکن جنہیں خدا نے چُن لیا تھا، اُن پر مسیح نے اپنے آپ کو ظاہر کیا، جس طرح دنیا پر نہ کیا۔ ایسے تھے جن سے اُس نے کہا: ”دنیا مجھے نہیں دیکھتی، مگر تم مجھے دیکھتے ہو۔“ کچھ ایسے بھی تھے جن کی آنکھیں آسمانی مرہم سے معطر ہوئیں، تاکہ وہ ”انسان یسوع مسیح“ میں خدا کو دیکھیں—جلالی نجات دہندہ، بادشاہوں کا بادشاہ، عجیب مشیر، قادر مطلق خدا، ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ۔

اندھی دنیا نے اُسے ایک خشک زمین سے اُگی ہوئی جڑ کہا، اور جب اُسے دیکھا تو اُس میں کوئی خُوبی نہ پائی کہ اُس کے مشتاق ہوں؛ وہ آدمیوں کا حقیر اور ترک کیا ہوا تھا۔ مگر اُنہوں نے اُسے خدا مانا، جو سب پر مبارک ہے ابدالابد، جو آدمیوں کے درمیان سکونت کرنے کو نازل ہوا، اور انسان کی ناقص فطرت کو اُٹھا لیا، تاکہ اُسے ہر بدی سے چھڑائے اور نجات دے۔

آج تک یہ ہی سچے مسیحی کا نشان ہے، یہ ہی برگزیدوں کی پہچان ہے، یہ ہی وفاداروں کا مہر و نشان ہے—وہ یسوع کو دیکھتے ہیں۔ وہ بادلوں کے پار دیکھتے ہیں۔ دوسرے لوگ بادل اور تاریکی دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ کیا ہے، مگر یہ لوگ عقاب سے بھی تیز نگاہ سے محض جسمانی تاثرات کے بادلوں کو چیر کر اُس جلال کو دیکھ لیتے ہیں جو ہمیشہ اُس کا تھا، یعنی باپ کا اکلوتا، فضل اور سچائی سے معمور۔

اے عزیزو! کیا تم نے کبھی ایمان کی آنکھ سے یسوع کو دیکھا ہے؟ کیا تم نے اُس کی شخصیت کے جلال اور اُس کے چال چلن کے حُسن کو پہچانا ہے؟ کیا تم نے یسوع کو اس طرح دیکھا ہے کہ اُس پر بھروسا کرو؟ کیا تم اُس پر اس قدر فریفتہ ہوئے ہو کہ اپنے آپ کو اُس کے خدمت گزار بنا دیا ہو، ابد تک اُس کے بندے بننے کو تیار ہو؟ کیا تم اُس کا صلیب اُٹھاتے ہو؟ کیا تم نے یہ اقرار کیا ہے کہ تم اُس کے پیرو ہو، چاہے کچھ بھی ہو جائے؟ اگر ایسا ہے تو تم نجات یافتہ ہو۔ لیکن اگر تم اپنی روح کی آنکھ سے مسیح کو نہیں دیکھتے، تو نہ تم اُسے جانتے ہو اور نہ اُس کے ساتھ میراث پاؤ گے۔

خدا مبارک ہو کہ یہ بات سچ ہے کہ جو ایک بار مسیح کو دیکھ لیتا ہے وہ ہمیشہ اُسے دیکھتا رہے گا۔ آنکھ کبھی کبھار دھندلا سکتی ہے، مگر روشنی پھر لوٹ آتی ہے۔ جہاں مسیح نے اندھی آنکھ کھولی، اندھا پن پھر واپس نہیں آتا۔ وہ موت کو ہمیشہ کے لئے دور کرتا ہے۔ وہ روحانی بینائی کی ایک لمحاتی جھلک دے کر پھر تاریکی میں واپس نہیں بھیجتا، بلکہ جو نظر وہ دیتا ہے وہ ابدی چیزوں کی نظر ہے—ایسی نظر جو بڑھتی اور مضبوط ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ جب موت ہر اُس پردے کو ہٹا دے جو ہمیں غیر مرئی دنیا سے جدا کرتا ہے، تب ہم ویسے ہی جانیں گے جیسے ہم جانے لگے ہیں، اور ویسے ہی دیکھیں گے جیسے ہم دیکھے گئے ہیں۔

یسوع کو دیکھنا—یہی جنت کی ابتدا ہے! اور جنت کی تکمیل یہ ہے کہ ہم اُسے اب اُنیے میں دھندلے طور پر نہیں بلکہ روبرو دیکھیں—پھر بھی یہی ہے کہ یسوع کو دیکھیں، بادشاہ کو اُس کے جمال میں دیکھیں۔ یہ ہی ابدی زندگی کا حاصل اور خلاصہ ہے، اور یہ ہی حقیقی زندگی یہاں زمین پر ہے۔

اور اب ہمارا خداوند اُن سے جو اُسے دیکھ چکے تھے، حقیقتاً اور روحانی پہچان کے ساتھ دیکھ چکے تھے، زندگی کے بارے میں بات کرتا ہے۔ کبھی ہم تم سے موت کی بابت گفتگو کرتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ غم کے ساتھ ہو، کیونکہ ایماندار کے لئے موت آسمانی روشنی کے شعاعوں سے منور ہے۔ مگر یہاں ہم زندگی کی بات کریں گے، بہترین اور الٰہی زندگی کی۔ ہم کوئے کو اُس کے سیاہ پروں سمیت بھول جائیں گے، اور فقط اُس نرم و لطیف فاختہ کو دیکھیں گے جو ہم میں سے ہر ایک کے لئے صلح اور فتح کی زیتون کی شاخ لاتی ہے۔

ہم زندگی کی بات کریں گے۔ سب سے اعلیٰ درجہ کی زندگی۔ نہ وہ زندگی جو دھوپ میں آنکھوں کو شادمان کرتی ہے جب ہم کھیت کے پھولوں کو اپنے جام کھولتے دیکھتے ہیں۔ یہ نباتاتی زندگی ہے۔ نہ وہ زندگی جو بہار کی دھوپ میں ننھے بڑوں کے اچھلنے اور کودنے میں ہے۔ یہ محض حیوانی زندگی ہے۔ اور نہ ہی وہ زندگی جو آدمیوں کو عام باتوں پر سوچنے، بولنے اور روزمرہ کے کام کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ صرف ذہنی اور معاشرتی زندگی ہے۔ ہم اس سے کہیں بلند چیز تک پہنچیں گے۔ روحانی زندگی، مسیح یسوع میں زندگی، دو مرتبہ پیدا کی ہوئی زندگی، پیوند کی گئی زندگی، جو ہماری پیدائش کی پہلی زندگی پر فضیلت رکھتی ہے۔ یہ جسم کی زندگی سے بہت بڑھ کر ہے، کیونکہ جسم کی زندگی تو کبھی نہ کبھی ختم ہو جائے گی، مگر یہ زندگی غیر فاسد تخم سے پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

یہ عبارت جب زندگی کی بات کرتی ہے تو پہلے ہمیں یہ یقین دلاتی ہے کہ یسوع زندہ ہے، پھر وعدہ کرتی ہے کہ اُس کی اُمت بھی زندہ رہے گی، اور صاف صاف بیان کرتی ہے کہ ان دونوں باتوں کے درمیان ایک ربط ہے۔ کہ چونکہ یسوع زندہ ہے، اُس کے لوگ بھی زندہ رہیں گے۔

—سب سے پہلے

۱

- یسوع زندہ ہے۔

وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ کبھی ایسا وقت نہ تھا کہ وہ نہ ہوتا۔ اُس نے فرمایا، ”پہاڑوں کے پیدا ہونے سے پہلے میں وہاں تھا۔“ خدا کی ازلی حکمت ازل سے ہے۔ ”ابتدا میں کلمہ تھا، اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا، وہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔

لیکن وہ زندگی جس کا بیان اس عبارت میں مراد ہے، اُس کی الٰہی زندگی نہیں، نہ اُس کی بطور خدا ازلی حیات، بلکہ اُس کی بطور انسان زندگی۔ بطور درمیانی جو خدا اور انسان کے درمیان ہے۔ اور اسی حیثیت میں وہ زندہ ہے۔

ہمیں اُس کی الٰہی زندگی کے بارے میں یقین دہانی کی ضرورت نہ تھی، لیکن چونکہ بطور درمیانی وہ مر گیا، اور قبر میں اُترا، اس لئے ضروری تھا کہ ہمیں یقین دلایا جائے کہ بطور درمیانی ہی وہ اپنی قبر سے جی اُٹھا، اور اب باپ کے دہنے ہاتھ پر زندہ ہے، پھر کبھی خون بہانے اور مرنے کے لئے نہیں۔

یسوع مسیح آج اپنے حقیقی انسان ہونے میں زندہ ہے۔ وہ اپنی جان کے لحاظ سے زندہ ہے۔ اُس کی انسانی جان ویسی ہی ہے جیسی زمین پر تھی۔ وہ اپنے جسم کے لحاظ سے بھی زندہ ہے۔ اُس کا انسانی بدن بھی ہے۔ وہ تختِ جلال کے سامنے ایک انسان کی حیثیت سے موجود ہے، اور مجھے کوئی شک نہیں کہ وہ اپنے دکھوں کی نشانی۔ یقیناً جلال سے معمور۔ اب بھی پہنے ہوئے ہے۔

”گویا ایک بڑھ جو ذبح کیا گیا ہو“  
اور اپنی کہانت کو اب تک رکھتا ہے۔

وہی مسیح جو کبھی ایک طفل کی صورت میں اپنی ماں کے سینہ پر لیٹا تھا، اور جو بعد میں بحرِ جلیل کی موجوں پر چلا، اور جو اپنی قیامت کے بعد بھنی ہوئی مچھلی اور شہد کا چھتا کھا چکا۔ وہی مسیح اب ابدی تخت کے سامنے ہے۔ جان اور بدن دونوں کے ساتھ، انسان یسوع مسیح وہاں موجود ہے۔ وہ زندہ ہے۔

وہ حقیقی زندگی رکھتا ہے۔ ہم اکثر ہر بات کو حد سے زیادہ روحانی مفہوم دے کر مبہم بنا دیتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح محض اپنے اثر سے یا اپنے روح کے وسیلہ سے زندہ ہے۔ اے بھائیو، وہ زندہ ہے۔ وہی انسان جو مرا تھا، جیسے یقینی ہے کہ اُس نے صلیب پر خون بہایا، اور اپنے پانچ حقیقی زخموں سے اپنے دل کی گرم زندگی کا خون بہایا، ویسے ہی یقینی ہے کہ وہ آج اسی لمحہ زندہ ہے، بے شمار دلوں کے درمیان جو اُس کی حمد گاتے ہیں، اور وہ لاتعداد رُوحوں کی رویا کا جمیل مرکز ہے جو مسلسل اُس کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت زندہ ہے، واقعی اور سچ سچ زندہ ہے، جیسا کہ وہ زمین پر زندہ تھا۔

وہ سرگرمی کے ساتھ زندہ ہے۔ نہ کہ کسی عجیب، پُر سکون، مقدس نیند میں۔ وہ آج بھی اتنا ہی مصروف ہے جتنا زمین پر تھا۔ جب وہ رخصت ہوا تو اُس نے اپنے لئے ایک خاص کام مقرر کیا، فرمایا: ”میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔“ اور وہ آج بھی ہمارے لئے وہ جگہ تیار کر رہا ہے۔ وہ ہر روز اپنی اُمت کے لئے شفاعت بھی کرتا ہے۔ اے کاش کہ تمہارا ایمان اتنا قوی ہو کہ تم ابھی اُسے صاف طور پر دیکھ سکو، کہ وہ خدا کے تخت کے سامنے کھڑا ہے، اور اپنے جلالی استحقاق کی طرف سے فریاد کر رہا ہے۔

میں تو اُسے اب بھی اتنا ہی واضح دیکھتا ہوں جتنا بنی اسرائیل نے ہارون کو دیکھا جب وہ سینہ بند پہنے رحمت کے تخت کے سامنے کھڑا تھا۔ یاد رکھو، اسرائیلی نے حقیقت میں ہارون کو وہاں کبھی نہیں دیکھا، کیونکہ پردہ گرا ہوا تھا اور ہارون پردے کے اندر تھا، اس لئے اسرائیلی اُسے صرف اپنے خیال میں ہی دیکھ سکتا تھا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میں اپنے خداوند کو اتنی ہی وضاحت سے دیکھتا ہوں، اور یہ خیال سے نہیں بلکہ ایمان سے۔ وہاں، جہاں پردہ چاک ہو چکا ہے، اور وہ میری روح کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ میں اُسے دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے اور تمہارے نام کو اپنے سینہ پر لئے، خدا کے حضور شفاعت کر رہا ہے۔

کچھ دیر غور کرو اور تمہیں بھی وہ نظر آئے گا، جیسے اسرائیلی نے ہارون کو دیکھا جب وہ بخور دان ہلا رہا تھا، جیتوں اور مردوں کے درمیان کھڑا تھا اور وہاں کو روک رہا تھا؛ اُسی طرح آج اسی وقت مسیح جیتوں اور مردوں کے درمیان کھڑا ہے، اور یوں تمام الوہیت کو اس پر مائل کرتا ہے کہ وہ مجرم کو کچھ دیر اور مہلت دے، جب کہ وہ اُس کے لئے شفاعت کر رہا ہے تاکہ وہ زندہ رہے۔

اور پھر اُس کی وہ بلند شفاعت ہے جو وہ اپنے برگزیدوں کے لئے کرتا ہے، جن کے بارے میں وہ فرماتا ہے: ”میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں، دنیا کے لئے دعا نہیں کرتا۔“ پس وہ زندہ ہے، اور ایک حقیقی، فعال زندگی رکھتا ہے جس کے روزانہ پھل تم اور میں پاتے ہیں۔ نہ ایک غفلت اور سکون کی زندگی، بلکہ ایک متحرک، مصروف زندگی، جس کے وسیلہ سے وہ برابر ہمیں انعامات بخشتا ہے۔

اسی لئے یاد رکھنا ضروری ہے کہ یسوع انسان کی حیثیت سے ایک وقت میں صرف ایک ہی جگہ زندہ رہ سکتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح اپنی اُمت کی ہر مجلس میں پایا جاتا ہے تو ہمارا مطلب اُس کی الوہیت اور اُس کے روح قدس کی حضوری سے ہے، جو اس دور روح میں زمین پر حکومت کرتا ہے۔ مگر انسان مسیح ایک وقت میں صرف ایک ہی جگہ ہو سکتا ہے، اور وہ اب عالی شان تخت کے دہنے ہاتھ پر ہے۔ یہ بات ایمان اور عقل دونوں کے لئے ہی نہایت بے بنیاد اور مکروہ ہے کہ کہا جائے مسیح کا جسم کھایا جاتا ہے اور اُس کا خون پیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی پادری جسے وہ ”ماس“ کہتے ہیں، پیش کرنے کا ارادہ ہے! کریں—واقعی یہ گناہ کا ایک ”ماس“ ہے

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی حقیقی، مثبت، جسمانی حضوری یہاں نہیں ہے۔ اُس کے گوشت اور خون کے اعتبار سے وہ یہاں نہیں، اور ہو بھی نہیں سکتا۔ وہ ایک دن یہاں آئے گا، جب وہ آسمان سے للکار، مُخَدَّم فرشتہ کے صور اور خدا کی آواز کے ساتھ اُترے گا، مگر اپنی حقیقی ذات میں وہ ابھی وہاں ہے جہاں اُس کے مقدس ہیں—تخت کے سامنے، جہاں سے وہ مقررہ وقت پر اُترے گا۔ فی الحال اُس کی روحانی حضوری ہماری خوشی اور شادمانی ہے، مگر اُس کی جسمانی حضوری—جو ہمارے ایمان کا عقیدہ ہے—تختِ خدا کے سامنے ہے، اور وہاں وہ بطور ابنِ آدم، حقیقی گوشت اور خون کے ساتھ زندہ ہے۔

اے بھائیو اور بہنو! سنو، جلال میں مسیح کی زندگی کا ایک مختصر خاکہ۔ جب مقدس عورتوں اور خدا ترس مردوں نے اُسے خوشبو دار چیزوں میں لپیٹ کر قبر میں رکھا، یسوع مردہ تھا۔ تین دن اور تین راتوں کے کچھ حصے وہ وہاں ٹھہرا۔ اُس نے فساد نہ دیکھا، مگر وہ فساد کے مقام میں رہا۔ کوئی کیڑا اُس مقدس ہستی کو نہ چھو سکا جسے گناہ نے کبھی آلودہ نہ کیا تھا، پھر بھی وہ اُس جگہ لیٹا جہاں موت کا راج معلوم ہوتا تھا۔ کچھ دیر وہ سویا اور کلیسیا ماتم کرتی رہی، مگر مبارک تھا وہ دن کہ جب پہلی صبح کی گلابی کرن پھوٹی تو نجات دہندہ جی اُٹھا۔

پھر وہ کہہ سکا: ”میں زندہ ہوں۔“ اُس کا بدن، زندگی سے معمور، نیند سے جاگا، اور فوراً کفن کے کپڑوں کو اُتارنے لگا۔ اُس نے کفن کی پٹیاں اور باریک سفید کتانی کپڑا کھول کر احتیاط سے رکھ دیا، تاکہ جب ہم اپنی آخری آرام گاہ میں لیٹیں تو ہمارا بستر تیار ہو۔ اور رومال کو اُس نے الگ لپیٹ کر ایک طرف رکھا، گویا یہ ہمارے لئے ہے جو زندہ ہیں، تاکہ جب ہمارے عزیز ہم سے جُدا کئے جائیں تو ہم اپنی آنکھیں پونچھ سکیں، کیونکہ ہمیں اُن کی مانند غم کرنے کی ضرورت نہیں جن کے پاس کوئی اُمید نہیں۔

جب یہ سب ہو گیا، تو ایک فرشتہ نے پتھر کو لڑھکا دیا، اور نجات دہندہ باہر آیا—یقیناً جلالی، مگر پھر بھی انسانوں جیسا کہ مریم نے اُسے باغبان سمجھا، اس لئے اُس کے بدن کے گرد کوئی غیر معمولی ظاہری نور نہ تھا۔ اُس نے اپنے بہت سے شاگردوں پر ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پہچنوا دیا—کبھی کبھی ایک ہی وقت میں پانچ سو سے زیادہ کو۔ اُس نے اُن کے ساتھ کھایا، پیا، اور اُن کے درمیان انسانوں کے درمیان ایک انسان کی طرح رہا، یہاں تک کہ چالیس دن گزرنے کے بعد اُس نے اُن سب کو

کوہ زیتون پر جمع کیا—اسی پہاڑ پر جہاں سے وہ اکثر اُن سے کلام کرتا تھا—اور اپنی آخری رخصت دی۔ جب وہ اپنے ہاتھ برکت دینے کو پھیلائے ہوئے تھا، ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے اُٹھا لیا۔ اُس وقت سے وہ خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے، منتظر ہے کہ اُس کے دشمن اُس کے پاؤں کی چوکی بنائے جائیں۔ وہ ابھی کچھ دیر اور وہاں ٹھہرے گا۔

جب وقت کی تکمیل ہو گئی—اگر میں اُس کی سوانح حیات آگے بڑھا سکوں—تو وہ پھر آئے گا۔ فرشتوں نے کہا: ”یہی یسوع جو تم سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہے، اُسی طرح واپس آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا۔“ پس وہ اپنی حقیقی ذات میں دوسری بار آئے گا، گناہ کی قربانی کے بغیر، نجات کے لئے۔ تب وہ اپنے اُن مقدسوں کو جمع کرے گا جنہوں نے اُس کے ساتھ قربانی کے وسیلہ سے عہد باندھا ہے۔ پھر وہ اُن کے ساتھ بادشاہی کرے گا۔ پھر زمین اُس کے جلال سے معمور ہو گی۔ سب قومیں اُس کے آگے جھکیں گی اور سب لوگ اُسے مبارک کہیں گے۔ اور پھر انجام آئے گا، جب وہ بادشاہی خدا یعنی باپ کے حوالہ کرے گا، اور خدا سب میں سب کچھ ہو گا۔

لیکن مسیح پھر بھی زندہ رہے گا، کیونکہ اُس نے ملکی صادق کی طرز پر کہانت پائی ہے، جس کی نہ ابتدا کے دن ہیں نہ انتہا کے سال—وہ ہمیشہ کے لئے کہانت رکھتا ہے۔ جب سورج اور چاند بڑھاپے سے مدھم ہو جائیں گے، اور یہ گول زمین صبح کے کھر کی مانند تحلیل ہو جائے گی، اور وقت ایک لباس کی مانند لپیٹ دیا جائے گا، اور سب دور حیات ابدی خدا کے قدموں تلے بجھتی چنگاریوں کی مانند مٹ جائیں گے—تب بھی یسوع مسیح زندہ رہے گا، بے انتہا جہانوں تک۔ یوں ہم نے مسیح کے زندہ ہونے کا بیان کیا۔

## —اب اگلا حصہ

### II

- زندگی کا وعدہ مسیح کی اُمت سے۔

یہ اُن کی طبعی حیات کی طرف اشارہ نہیں کرتا، کیونکہ وہ تو انہیں آدم سے ملی، اور اُن کے گناہ کے باعث وہ اُن کے لئے برکت کی بجائے لعنت بن گئی۔ اگر وہ بے غفرانی کی حالت میں رہیں تو اُن کا محض باقی رہنا اُن کے لئے نہایت بولناک مصیبت بن جائے گا، کیونکہ وہ ہمیشہ کے لئے خدا کی پاک بیزاری گناہ میں، ہر معافی کی جھلک یا امید سے دُور کر دیئے جائیں گے۔

وہ زندگی جو ہمیں مسیح کے وسیلہ سے ملتی ہے—میں یقین رکھتا ہوں کہ تم اپنے دلوں میں اُسے جانتے ہو—یہ رُوحانی زندگی ہے، جو ہمیں نئی پیدائش میں عطا ہوتی ہے۔ جب رُوح القدس ایک مردہ جان کو زندہ کرتا ہے، تو وہ جان مسیح کی زندگی پاتی ہے۔ کوئی شخص خدا کے نزدیک رُوحانی طور پر زندہ نہیں ہو سکتا سوائے مسیح کے وسیلہ۔ کیونکہ مسیح زندہ ہے، ہم زندہ ہیں۔ جب ایک مردہ جان، رُوح کی قدرت سے، زندہ نجات دہندہ سے جڑتی ہے، تب رُوحانی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

رُوحانی زندگی کی پہلی علامت یسوع پر بھروسہ ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ چونکہ پہلا نشان مسیح سے رفاقت ہے، اس زندگی کا ماخذ بھی یہی ہے—یعنی مسیح سے اتحاد۔ باہر سے ظاہر ہونے والی پہلی علامتوں میں سے ایک دعا ہے—مسیح سے دعا—جو اس حقیقت سے نکلتی ہے کہ مسیح اپنی زندگی ہمیں دیتا ہے، اور پھر وہ زندگی اُسی کی طرف لوٹتی ہے۔

اے بھائیو! اگر تم دوسری جانوں کی زندگی کے خواہاں ہو، اور چاہتے ہو کہ وہ خدا کے حضور لائی جائیں، تو انہیں مسیح کی منادی کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے، ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے“؟ پھر کوئی بھی گنہگار مسیح کے بغیر رُوحانی طور پر زندہ نہیں ہو سکتا۔ گو ہم انہیں زندہ نہیں کر سکتے، پھر بھی ہم انہیں انجیل سنا سکتے ہیں، اور ایمان سننے سے آتا ہے، اور جہاں ایمان ہے وہاں زندگی ہے۔

مردوں کو محض شریعت کی منادی سے زندہ کرنے کی کوشش بے کار ہے۔ یہ تو انہیں جھوٹ سے ڈھانپ دینا ہے۔ مگر مسیح کی موت کی محبت اور اُس کی قیامت کی قدرت کا بیان کرنا، اُس معافی کی خبر دینا جو خون سے خریدی گئی، اور یہ اعلان کرنا کہ مسیح گنہگاروں کے بدلے مرا—یہی وہ اُمیدوار راہ ہے جس سے مردوں کو زندگی ملتی ہے۔ اسی وسیلہ سے جانیں زندگی جاوید پاتی ہیں۔ کیونکہ مسیح زندہ ہے، اُس کے برگزیدہ وقت پر رُوح القدس کی قدرت سے رُوحانی زندگی پاتے ہیں، اور اگرچہ وہ گناہ میں مردہ تھے، راستبازی کے لئے جینا شروع کرتے ہیں۔

مزید یہ کہ یہ رُوحانی زندگی ہم میں قائم رہتی ہے کیونکہ مسیح زندہ ہے۔ ”چونکہ میں زندہ رہتا ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔“ متن کا یہی صاف مطلب ہے۔ اے عزیزو! جب ہم ایک بار رُوحانی زندگی پاتے ہیں، تو ہزاروں دشمن اُس کو بھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بارہا میری جان پر یہ وقت آیا کہ کیا واقعی میرے دل میں زندگی کی ایک چنگاری بھی باقی ہے؟ آزمائش پر آزمائش، جنگ پر جنگ ہوئی، یہاں تک کہ دشمن نے گویا پاؤں گردن پر رکھ دیا، اور میری ساری ہستی لرز اُٹھی۔ اگر مسیح کا یہ وعدہ نہ ہوتا

— ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے“  
تو شاید میں ہمت ہار دیتا، امید چھوڑ دیتا، اور مرنے کو لیٹ جاتا۔

پس یہ یقین کہ مسیح کی زندگی کے باعث مومن کی رُوحانی زندگی قائم رہتی ہے، وہی قوت ہے جو فتح دلاتی ہے۔ اس سے یہ عملی سبق لو، کہ جب کبھی تمہاری رُوحانی زندگی کمزور ہو، اور تم اُسے مضبوط کرنا چاہو، تو زندہ مسیح کے پاس اُس کی قدرت کے ذخیرے سے لینے آؤ۔ جب تم رُوحانی موت کے قریب محسوس کرو، نجات دہندہ کے پاس آؤ تاکہ نئی زندگی پاؤ۔ یہ متن اُس ہاتھ کی مانند ہے جو ہمیں خزانہ خانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اے بیابان کے راہرو، تمہارے قدموں کے نیچے ایک پوشیدہ چشمہ ہے اور تم نہیں جانتے۔ یہ وہ رازدار اُنکلی ہے جو تمہیں اُس مقام کی طرف دکھاتی ہے۔ مسیح کو دیکھو، مسیح پر ایمان لاؤ، اور ایمان کے ذریعہ اپنے آپ کو اُس کے قریب سے قریب تر کھینچو، اور یوں تمہاری زندگی میں وہ الہی حرکت پیدا ہو گی جو شاید مدت سے نہ ہوئی ہو۔ ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔“

مزید یہ کہ ہم مسیح سے تربیت یافتہ زندگی بھی پاتے ہیں۔ کوئی شخص رُوحانی طور پر زندہ ہو سکتا ہے، مگر اعلیٰ زندگی سے واقف نہ ہو۔ رُوحانی زندگی میں درجے ہیں۔ کوئی بس خدا کے لئے زندہ ہے، کوئی سرگرم اور قوی ہے، اور کوئی وجد انگیز طور پر وقف ہے۔ میری آرزو ہے کہ ہم سب اُس بلند ترین زندگی کے طالب ہوں جو جانی گئی ہے۔ ہم مسیح کی بادشاہی میں فقیر نہ رہیں بلکہ اگر ہو سکے تو اُسی کے وسیلہ سے شہزادے ہوں۔ ہم میں کمی مسیح کی طرف سے نہیں، بلکہ ہماری اپنی تنگی سے ہے۔

اب مسیح وعدہ دیتا ہے، ”چونکہ میں زندہ ہوں“—یعنی سب سے بلند زندگی جو تمام ریاستوں اور قوتوں سے برتر ہے—”تم بھی میرے ساتھ یہ بلند زندگی پاؤ گے۔“ تم اُسے پاسکتے ہو، مگر اگر پانا چاہتے ہو تو نہ موسیٰ کے پاس جاؤ، نہ اپنے پاس۔ خود کو ضابطوں اور ریاضتوں سے نہ باندھو، بلکہ زندہ نجات دہندہ کے پاس جاؤ، اور اُس کے ساتھ رفاقت کی آزادی میں تمہاری جان پرورش ہوگی، تمہاری رُوح آسمان کی قریب تر فضا میں پرواز کرے گی، تمہاری عبادت مضبوط تر ہو گی، اور تم جنت کے قریب آ جاؤ گے کیونکہ تم مسیح کے قریب آ گئے ہو، جو جنت کا خُداوند ہے۔

چونکہ میں زندہ ہوں، تم زندگی پاؤ گے: یہ زندگی قائم رہے گی، اور یہ زندگی زیادہ ہو کر بہا لائے گی: میں آیا ہوں تاکہ تم ”زندگی پاؤ، بلکہ کثرت سے پاؤ۔“ یہ تمہارے آقا کے الفاظ ہیں، انہیں اُس کے تخت کے سامنے پیش کرو۔

اور اب، اے بھائیو، ایک قدم اور آگے بڑھیں۔ فرض کرو کہ تم ان سب زندگیوں سے واقف ہو، اور پھر ایک جھٹکا آتا ہے—تم ریلوے کی پٹری پر چلتے ہو اور گاڑی یکایک رُک جاتی ہے—یہ کیا ہے؟ موت کا خیال۔ لیکن یسوع یہاں فرماتا ہے کہ یہ تمہارے لئے بے اہمیت ہے۔ یہ زندگی کی اُس عظیم دنیا میں ایک معمولی شے ہے، کیونکہ متن اُسے ڈھانپ لیتا ہے اور نگل لیتا ہے، جیسا لکھا ہے، ”موت فتح میں نگل لی گئی۔“

چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔ تمہاری مسلسل زندگی—خوشی، پاکیزگی، روحانیت، وقف اور فرمانبرداری کی—زندگی—جو دراصل وہی زندگی ہے جو قابلِ قدر ہے—تمہیں متن میں ضمانت دی گئی ہے۔ موت اُسے ایک پل، بلکہ گھڑی کی ایک ٹک تک بھی نہ روک سکے گی۔ کیا مسیحی مر سکتا ہے؟ ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے“ کبھی معطل نہیں ہوتی، کیونکہ اُس کے معطل ہونے کا کوئی لمحہ ہی نہیں۔

کیا تو جانتا ہے کہ موت حقیقت میں کیا ہے؟ کیا مرنے میں دیر لگتی ہے؟ میں نے ایسے آدمیوں کے بارے میں سنا ہے جن کے بارے میں کہا گیا کہ وہ ہفتوں مرتے رہے۔ نہیں، وہ ہفتوں جیتے رہے، مرنا تو ایک لمحہ کا کام ہے، فوراً اور اچانک ہو جاتا ہے۔

ایسا ہی مومن کے ساتھ ہے۔ اُس کے لیے موت صرف ایک ہلکا سا جھٹکا ہے، اور وہ اُسی راہ پر چلتا رہتا ہے۔ وہ اب بھی زندہ ہے، بس یہ فرق ہے کہ گویا ریل کی پٹری جو اب تک ایک سرنگ میں جا رہی تھی، اب یکایک کھلے میدان میں آنکلتی ہے۔ اُس کی زمینی زندگی سرنگ میں چلتی گاڑی تھی، مگر جب وہ مرتا ہے—جیسا کہ ہم کہتے ہیں—تو ایک جھٹکا آتا ہے، اور پھر وہ سرنگ سے نکل کر آسمانی ملک کے وسیع و روشن میدان میں آ پہنچتا ہے، جہاں سب کچھ صاف اور منور ہے، جہاں پرندے گاتے ہیں، جہاں اندھیرا مٹ گیا ہے، اور دھند و غبار سب چھٹ گئے ہیں، اور اُس کی جان ابد تک مبارک ہو جاتی ہے۔

”کیونکہ میں ایسی زندگی جیتا ہوں جو کبھی منقطع نہیں ہو سکتی،“ مسیح گویا فرماتا ہے، ”تم بھی جیتے رہو گے۔“ ہر انسان کے دل کی تہ میں، میرا خیال ہے، فنا ہونے کا ایک خوف چھپا ہوا ہے۔ بعض منکرین گویا فنا ہو جانے کے خیال میں تسلیٰ پاتے ہیں، مگر شاید یہ وہ خیال ہے جو انسانی ذہن کے لیے سب سے زیادہ نفرت انگیز ہے۔ ہمارے اندر کوئی شے ہمیں بتاتی ہے کہ ہم ابدی ہیں، یا کم از کم ہمیں یہ امید دلاتی ہے کہ ہم ابدی ہیں، اور فنا کے خیال سے نفرت پیدا کرتی ہے۔

اب اسی مقام پر ہمارا متن گویا پکارتا ہے: ”کیا! فنا ہو جانا! تم جو یسوع پر ایمان رکھتے ہو، برگز نہیں؛ تم بھی زندہ رہو گے، اُس اعلیٰ زندگی کے ساتھ جو تمہیں دی گئی—خوبی، پاکیزگی اور خدائی مشابہت کی زندگی۔ وہ نئی زندگی جو تمہارے اندر ہوئی“ گئی، کبھی منقطع نہ ہوگی—نہیں، ایک پل کے لیے بھی نہیں، کیونکہ ’چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے‘۔

مزید یہ کہ، اے بھائیو، ہمارا متن اتنا وسیع ہے کہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہم اپنی روح و جان کے لحاظ سے بھی زندہ رہیں گے۔ یہ آیت اپنی پناہ کے پروں تلے—جیسے مرغی اپنے بچوں کو سمیٹتی ہے—بہت سے قیمتی حقائق کو سمیٹ لیتی ہے۔ اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ بدن بھی زندہ کیا جائے گا۔ یہ اپنی وقت تک زمین میں ٹھہرا رہے گا، جہاں یہ رہا ہے۔ یہ خدا کا مقررہ حکم ہے کہ وہیں پڑا رہے—جب تک کہ مسیح اُس وقت سے پہلے نہ آ جائے۔

مگر اس بدن کے لیے فنا کا کوئی حکم نہیں۔ یہ بوسیدہ ہو جائے گا۔ ہوسکتا ہے بے پروا قبر کھودنے والا اسے نکال کر ہوا میں بکھرا دے، اور اُس کے ذرے آسمان کے جھونکوں میں اُڑ جائیں۔ مگر اس میں ایک حیات کا بیج ہے جسے کوئی انسانی قوت مٹا نہیں سکتی، اور جس پر خدائی نظر مسلسل نگرانی کرتی ہے۔ اور جب وہ پُراسرار اور دیر سے منتظر نغمہ—فرشتے کے نرسنگے کی گونج—خشکی و سمندر، آسمان و زمین میں پھیل جائے گی، اور سب قبریں کھل جائیں گی، تب میری جان اپنا بدن پھر پا لے گی—ایک اور بھی حسین صورت میں، جو رُوح کے لیے پہلے سے زیادہ موزوں ہو، لچکدار، کمزوری سے پاک، نہ اب کبھی درد، بیماری، حادثہ، فنا یا بربادی کے تابع، بلکہ ایک روحانی بدن، جو قدرت، جلال اور بقا میں اٹھایا جائے گا—ایسا بدن جو پہلا آدم کے مشابہ نہ ہو باغ عدن میں، بلکہ دوسرے آدم کے مشابہ ہو، خدا کے ابدی فردوس میں۔

حوصلہ رکھو، اے میری آنکھو! تم کچھ وقت کے لیے بند ہو جاؤ گی، مگر تم فدیہ دینے والے کو دیکھو گی جب وہ دوسری بار زمین پر کھڑا ہوگا۔

حوصلہ رکھو، اے میرے ہاتھو اور اُنکلیو! تم کچھ عرصہ ساکن رہو گی، مگر ہمیشہ نہیں، کیونکہ تم بھی اُن آسمانی بربطوں کے تار چھیڑو گی جو اُس کی حمد کے نغمے بہاتے ہیں۔

حوصلہ رکھو، اے میرے سب اعضا، جو مسیح کے اعضا ٹھہرے اور روح القدس کے معبد کا حصہ بنے! تم سب اُس شاندار فاتحانہ جلوس میں شریک ہو گے جب مسیح اُترے گا اپنی بادشاہی کا قبضہ لینے کے لیے۔ ”اگرچہ کیڑے اس بدن کو فنا کر دیں، تو بھی اپنے گوشت میں میں خدا کو دیکھوں گا، جسے میں خود دیکھوں گا، اور کوئی غیر نہیں۔“ پس اے بدن، زمین میں جا کر اپنا بستر بنا، اور تھوڑی دیر سو جا۔

اپنے آپ کو خوشبوؤں میں نہلا، جیسے عروس اپنے بادشاہ سے ملنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ اپنا کام کا لباس اُتار، اور سبت کا پوشاک پہن، اپنی شادی کا جوڑا پہن، اور پھر تُو بادشاہ کے حضور آئے گا، اُس کے خُسن کو دیکھے گا، اور اُسے تاج پہنائے گا اُس تاج سے جو اُس کی ماں نے اُسے اُس کے نکاح کے دن پہنایا۔ ہاں، کیونکہ وہ اپنے بدن میں زندہ ہے جو اُس نے اٹھایا، یہ بدن بھی زندہ کیا جائے گا۔

پس، اے عزیزو، خلاصہ یہ ہے کہ بدن اور جان دونوں میں، مسیحی اپنے استاد کی مانند ابدی ہو گا۔ جب ہمارا زمینی دور—چاہے وہ ہزار برس ہو یا ہزار زمانے—(ہم نہیں جانتے کہ خدا کے کلام کا مقصود کیا ہے)—مگر جب یہ جلالی دور ختم ہو جائے گا، اور کہا جائے گا

”بہوواہ کا جھنڈا لپیٹ دیا گیا“

—”اُس کی تلوار میان میں رکھ دی گئی کیونکہ کام تمام ہوا

جب درمیانی بادشاہی کا سارا ڈراما ختم ہو جائے گا، اور ہم پھر سے براہ راست خدا کی حکمرانی کے ماتحت رہیں گے، تب ہر مومن مسیح کے ساتھ ابدی طور پر جلال پائے گا۔ کیونکہ یہاں ربِّ خالق کا ناقابلِ بدل فرمان اور فدیہ دینے والے بڑے کا اٹل حکم ”کھڑا ہے: ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔“

اے زمین کے ستونوں، لرز جاؤ! اے فلک کے محرابو، ہل جاؤ! اے وقت، گزر جا! اور اے گردش کرنے والو جہانو، اپنے عدم میں بکھر جاؤ! مگر مومن کو ہمیشہ زندہ رہنا ہے، کیونکہ یسوع زندہ ہے۔ جب تک خدا کا مسیح اپنا سر جھکا نہ دے، جب تک وہ جو اکیلا لافانی ہے موت کا مزہ نہ چکھ لے، جب تک خدا خود ہونا چھوڑ نہ دے، کوئی بھی جان جو یسوع پر ایمان رکھتی ہے، اُس غیر فانی زندگی سے محروم نہ ہو گی جو خدا کے روح نے اُس کے اندر رکھی ہے۔

میرے دل کی یہ آرزو ہے کہ اے بھائیو، میں بات کرنے کے بجائے گاتا۔ یہ ایسے الفاظ اور خیالات ہیں جو کسی قدیم شاعر یا کسی آسمانی نبی کے لیے مناسب ہیں۔ میں تو بکلاتا ہوں جہاں سرافیم کے بلند تر گیت بھی ناکام ہو جائیں۔ اپنے دلوں کو بلند کرو! اپنی جانوں کو شادمان کرو! اپنی رُوحوں کو مسرور کرو! کیا تم

،شام کے لباس اُتارنے کو ترستے ہو“

—”تاکہ خدا کے ساتھ آرام کرو

اور اُس کے آسمان میں داخل ہو جاؤ؟ موت کی اُس شام کے منتظر رہو، جب تمہاری محنت ختم ہو جائے، اور تمہارے سُور کا وقت آ پہنچے۔

### III

- یہ حیات مسیح کی حیات کے ساتھ پیوستہ ہے۔

یہ حیات، جو ابدی اور جلال سے معمور ہے، اور جو مومنین صادق کو وعدہ کی گئی ہے، ہمارے ابدی خُداوند کی حیات کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

یہ کیوں ہے؟ اُول اس لیے کہ مسیح ایک مُبرّر حیات گزارتا ہے۔ میں بمشکل ہی اپنے مفہوم کو بیان کر سکتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ جب تک یسوع اِس جہان میں رہا، وہ ہمارے گناہوں کے بار تلے تھا۔ جب وہ عالم میں تھا، اُس کے باپ نے ہم سب کی بدکاری اُس پر ڈال دی تھی۔ پر جب وہ مواء، اُس کی موت نے اپنے برگزیدوں کا ہر قرض ادا کر دیا۔ وہ فرمان جو ہمارے خلاف لکھا گیا تھا، اُس وقت مٹ گیا۔

جب وہ کلوریہ پر ہمارے ضامن کی صورت میں گیا، اُس نے اپنے لوگوں کے سب گناہوں کو اپنا قرض بنا لیا۔ مگر جب وہ اُس پہلی عید فصح کی صبح باغ میں مردوں میں سے جی اُٹھا، تو اُس پر ہمارا کوئی قرض نہ رہا، نہ کوئی قائم مقام ذمہ داری باقی رہی۔ جن قرضوں کو اُس نے ہمارے فدیہ دینے والے کی حیثیت سے اُٹھایا تھا، اُن کو اُس نے کامل طور پر ادا کر دیا۔ کوئی داروغہ اُس شخص کو قرض کے لیے پکڑ نہیں سکتا جو مقروض نہ ہو، اور مسیح اب زندہ ہے، ایک مُبرّر کی حیثیت سے۔ اور اے بھائیو! کوئی عدالت کا داروغہ اُن کو نہیں پکڑ سکتا جن کا قرض مسیح نے ادا کر دیا۔ پس موت اُن پر کس طرح اختیار پائے جن کے سب قرض ادا ہو گئے؟ وہ کس طرح قید میں ڈالے جانیں جن کے لیے مسیح قید میں ڈالا گیا؟ وہ کس طرح موت کا مزہ چکھیں، جو گناہ کی سزا ہے، جبکہ مسیح اُن کے لیے ہر سزا سہہ چکا؟ چونکہ وہ اپنے لوگوں کا قرض ادا کرنے والے کی حیثیت سے زندہ ہے، پس انصاف کا تقاضا ہے کہ وہ بھی زندہ رہیں۔

دوم، مسیح نمائندہ حیات گزارتا ہے۔ اب وہ اپنے لیے مسیح نہیں رہا۔ جس طرح کوئی وکیل اپنے شہر کی نمائندگی کرتا ہے، اُسی طرح یسوع مسیح اُن سب لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو اُس میں ہیں، اور جب تک وہ زندہ ہے، وہ زندہ ہیں۔ وہ اُن کا عہد کا سر ہے۔ جس طرح آدم قائم رہا تو اُس کی نسل قائم رہی، اور جب آدم گرا تو نسل بشر گری، اُسی طرح جب تک مسیح زندہ ہے، وہ جو مسیح میں ہیں اُس کی نمائندگی کے باعث زندہ ہیں۔

سوم، مسیح کامل حیات گزارتا ہے۔ شاید تم نہ دیکھو کہ یہ تمہاری حیات کے ساتھ کس طرح پیوستہ ہے، مگر یہ ہے، کیونکہ ہم مسیح کے بدن کے اعضا ہیں۔ کلام مقدس کے مطابق ہر ایماندار مسیح کے بدن کا عضو ہے۔ کوئی آدمی جو کامل طور پر زندہ ہے، اپنے بدن کا کوئی عضو کھو نہیں بیٹھتا۔ کوئی شخص بے شک زندہ ہو سکتا ہے مگر ہاتھ یا پاؤں کے بغیر، پر اُسے کامل زندہ کہنا مشکل ہے۔ مگر میں ایک ناقص مسیح کا تصور نہیں کر سکتا۔ میں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ مسیح اپنے کسی عضو سے محروم ہو۔ یہ زمین پر کبھی نہیں ہوا۔

یہودیوں کی سفاکی بھی ایسا نہ کر سکی، اور خُدا کی مشیت سے پیلطس کے سپاہیوں کو بھی اجازت نہ ملی۔ "اُس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے" یہ پرانا نبوتی کلام تھا۔ انہوں نے پہلے اور دوسرے چور کی ٹانگیں توڑیں، مگر جب یکتائے بے نظیر خُداوند کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ پہلے ہی مر چکا ہے، پس اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ حتیٰ کہ اُس کے جسمانی بدن میں، جو اُس کے روحانی بدن کی تمثیل تھا، کوئی نقص واقع نہ ہوا۔ پس اے بھائیو! چونکہ مسیح کامل طور پر زندہ ہے، اُس کے ساتھ پیوستہ ہر ایک بھی زندہ رہے گا۔

چہارم، مسیح ایک مبارک حیات گزارتا ہے۔ کامل سعادت کی حیات، پس ہم بھی زندہ رہیں گے۔ کیوں؟ سنو! یہاں ایک ماں ہے، وہ زندہ ہے، صحت مند ہے، مگر خوش نہیں، کیونکہ وہ راحل کی مانند اپنے بچوں کے لیے رو رہی ہے اور تسلی نہیں پاتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔ وقت اُس کے زخم بھر دے گا، مگر ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا لامحدود شفیق دل کبھی اپنے کھوئے ہوئے بچے پر ماتم کرنا نہ چھوڑے گا۔ میں یہ تصوّر نہیں کر سکتا کہ مسیح مبارک ہو اور اُس کے پیارے بچوں میں سے ایک بھی "بیرونی تاریکی" میں ڈال دیا جائے۔ چونکہ وہ کامل مسرت میں زندہ ہے، میرے دل میں یہ یقین ہے کہ جو اُس کے ہیں وہ اُس کے گرد جمع ہوں گے، نہ ایک بھی گم ہوگا، بلکہ

تمام برگزیدہ نسل"

عرش کے گرد جمع ہوں گے،  
اُس کے فضل کی تدبیر کو سراہیں گے،  
"اور اُس کے عجائب کو ظاہر کریں گے۔"

اور آخرکار، مسیح ایک فاتح حیات گزارتا ہے، پس تم بھی زندہ رہو گے۔ یہ کیسے؟ کیونکہ مسیح کی فتح ہماری ہے۔ اُس کی فتح یہ ہے: "اُن سب میں سے جنہیں تو نے مجھے دیا، میں نے ایک کو بھی نہ کھویا۔" اگر دوزخ سے یہ آواز آتی: "ابا! یہاں ایک ہے جو باپ نے تجھے دیا مگر تو نے اُسے کھو دیا"۔ تو مسیح کبھی پھر فتح کا اعلان نہ کر سکتا۔ مگر خُدا کا شکر ہو! جس نے تنہا انگور کے حوض کو روند ڈالا، وہ قانی جدال سے غالب آ کر نکلا، اپنے سب دشمنوں کو مارا، اور کامل فتح حاصل کی۔

نہ کمزور اور نہ قوی، نہ چھوٹا اور نہ بڑا۔ کوئی ایک بھی نہ کھوئے گا۔ یہ آسمان کی تسبیح اور مسیح کی ابدی خوشی کے لیے "ضروری ہے کہ جو اُس پر ایمان لائے وہ تا ابد محفوظ رہیں۔ پس کلام فرماتا ہے: "چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔"

یہ حقیقت میں تمہارے سپرد کرتا ہوں، صرف یہ دعا کرتے ہوئے کہ جو اِس میں حصّہ نہیں رکھتے، وہ ابھی مسیح کو ڈھونڈیں، اور روح کی راہنمائی سے اُس کو پکاریں، کیونکہ اُس کا وعدہ ہے: "جو مجھے صبح ہی صبح ڈھونڈیں گے وہ مجھے پائیں گے۔" خُداوند کو تلاش کرو جب تک وہ مل سکتا ہے، اُس کو پکارو جب تک وہ نزدیک ہے۔  
خُدا تمہیں برکت دے، مسیح کے واسطے۔ آمین۔